سوموار
۱۱۔ جولائی ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۵۲ سوموار ۔ ۳۰۔ محرم ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۱۱۔ وفا ۱۳۷۳ ہش ' ۱۱۔ جولائی ۱۹۹۴ء

خوش قسمت لوگ وہ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں

○ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بدیوں سے بچنے کا مرحلہ تب طے ہوتا ہے۔ جب خدا پر ایمان ہو پھر دوسرا مرحلہ یہ ہونا چاہئے کہ ان راہوں کی تلاش کرے جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں نے اختیار کیں۔ وہ ایک ہی راہ ہے جس پر جس قدر راستباز اور برگزیدہ انسان دنیا میں چل کر خدا تعالیٰ کے فیض سے فیضیاب ہوئے۔ اس راہ کا پتہ یوں لگتا ہے کہ انسان معلوم کرے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ پہلا مرحلہ بدیوں سے بچنے کا تو خدا تعالیٰ کی جلالی صفات کی تجلی سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ بدکاروں کا دشمن ہے۔ اور دوسرا مرتبہ خدا تعالیٰ کی جمالی تجلی سے ملتا ہے اور آخر یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت نہ ملے جس کو (دین حق کی) اصطلاح کے موافق روح القدس کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ ایک قوت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اس کے نزول کے ساتھ ہی دل میں ایک سکینت آتی ہے اور طبیعت میں نیکی کے ساتھ ایک محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص ۴۶۶)

سنجیدگی اور صداقت روحانی ترقی کی بنیادیں ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اس زمانہ میں سنجیدگی اور صداقت بہت کم ہو گئی ہے۔ اور یہی وہ دو چیزیں ہیں جن پر انسانی ترقی کی پہلی اینٹ رکھی جاتی ہے گویا روحانی ترقی کے لئے یہ بنیادیں ہیں مگر افسوس کہ یہی دونوں چیزیں اس وقت دنیا سے مفقود ہو رہی ہیں۔ اور جب بنیاد ہی نہ ہو گی تو عمارت کہاں تیار ہو سکے گی۔

ہنسی۔ تمسخر اور ٹھٹھے کی ابتداء ہمیشہ تکبر سے پیدا ہوتی ہے اور ان کا انجام بھی ہمیشہ منافقت اور تکبر ہی ہوتا ہے۔ قرآن شریف میں جہاں خدا تعالیٰ نے لوگوں کے فتنہ اور فساد کے مٹانے کے لئے احکام بیان فرمائے ہیں وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ کسی سے ہنسی اور تمسخر نہ کرو۔ کیونکہ اس سے انسان صرف اوروں کو ہی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ اس میں تکبر اور نفاق پیدا ہو جاتا ہے اور یہ دونوں باتیں تمسخر اور ہنسی کا لازمی نتیجہ ہیں۔ جو کہ انسان کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔ دوسرے سے انسان اسی وقت تمسخر کرتا ہے جبکہ اسے حقیر اور اپنے سے کم درجہ پر سمجھتا ہے ورنہ کوئی انسان یہ جرأت کبھی نہیں کر سکتا کہ اپنے سے معزز انسان کو بھی تخول کرے۔ اس لئے جب کوئی تخول کرے گا تو اسی سے کرے گا جس کو وہ اپنے سے کمتر سمجھے گا اور یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ جس سے کوئی تمسخر کرتا ہے اس کو اپنے سے چھوٹا سمجھتا ہے اور یہ اس کے

باقی صفحہ ۷ پر

ضرورت لیبارٹری ٹیکنیشنز

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام ایک بلڈ بینک کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ جس کے لئے دو لیبارٹری ٹیکنیشنز کی پارٹ ٹائم ضرورت ہے جو مارننگ یا ایوننگ شفٹ میں ڈیوٹی خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ مناسب معاوضہ دیا جائے گا۔ خواہشمند افراد مہتمم خدمت خلق سے فوری طور پر رابطہ قائم فرمائیں۔

مہتمم خدمت خلق
خدام الاحمدیہ پاکستان

قرارداد تعزیت

○ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ پاکستان اپنے انتہائی مخلص کارکن محترم شیخ محمد سلیم صاحب کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتی ہے۔

آپ ۱۹۳۶ء میں دنیاپور میں پیدا ہوئے۔ مجلس دنیاپور میں آپ خدام الاحمدیہ کے قائد بھی رہے۔ اور اس عہدے کو بڑی ذمہ داری سے نبھایا۔ آپ نے جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہر کام کو احسن طریق سے نبھایا۔

۱۹۷۴ء میں جماعت کے خلاف جب تحریک چلائی گئی تو آپ کو بھی کافی مالی نقصان اٹھانا پڑا لیکن آپ نے انتہائی صبر اور استقامت سے حالات کا مقابلہ کیا۔

۱۹۸۵ء میں آپ دنیاپور کی رہائش چھوڑ کر ربوہ منتقل ہو گئے۔ آپ میں خدمت دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں خدمات بجا لانے لگے۔ آپ کو خدام الاحمدیہ کے تین صدور کے

باقی صفحہ ۷ پر

جو شخص دین کیلئے اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ ادنیٰ نہیں بلکہ اعلیٰ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** دو روپیہ

۱۱ - وفا ۱۳۷۳ ھش ۔۔۔ ۱۱ - جولائی ۱۹۹۴ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

○ اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی کی جگہ بناؤ۔ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو بے جاکینوں اور بخلوں اور بد زبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنادے۔ بے قراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجیب بد بخت وہ لوگ ہیں کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دارومدار ہو اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو ایسے مت بنو۔

○ سچی خوشحالی حقیقت میں ایک متّقی ہی کے لئے ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اس کے لئے دو جنت ہیں۔ متّقی سچی خوشحالی ایک جھونپڑی میں پاسکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیعُ الشّان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔

پس یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے۔

○ ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو' ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو نہ بولنا بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی (صاحب ایمان) کی شان سے بعید ہے کہ امرِ حق کے اظہار میں رُکے اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے۔

○ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے کہ جس طرح زمین و آسمان کی صنعت پر غور کرنے سے سچا خدا پہچانا جاتا ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ پر یقین آتا ہے۔ پھر اگر دعا میں کوئی روحانیت نہیں اور حقیقی اور واقعی طور پر دعا پر کوئی نمایاں فیض نازل نہیں ہوتا تو کیونکر دعا خدا تعالیٰ کی شناخت کا ایسا ذریعہ ہو سکتی ہے جیسا کہ زمین و آسمان کے اجرام و اجسام ذریعہ ہیں؟ بلکہ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے کہ نہایت اعلیٰ ذریعہ خداشناسی کا دعا ہی ہے۔

مجھ سے پوچھو' میری مانو' میرے ساتھ چلو
میں جس سانچے میں ڈھلتا ہوں اس سانچے میں ڈھلو
زخموں سے ہے چُور بدن تو لگتا ہے گلزار
پھلنے پھولنے کا ہے موسم تم بھی پھولو پھلو

ابوالاقبال

○

اے عزیز اپنے لئے بختِ رسا پیدا کر
تو بنے جانِ جہاں ایسی فضا پیدا کر

سامنے تیرے ہے میدان عمل کی وسعت
عزم شہباز دکھا بالِ ہُما پیدا کر

نوجوانوں کی امنگوں میں ہو (-) نہاں
ولولوں میں کشش فضلِ خدا پیدا کر

آرزوؤں میں تیری روح ہو قربانی کی
اپنے ارمانوں میں تُو ذوقِ وفا پیدا کر

بارگاہِ صمدیت میں جگہ حاصل ہو
اس لئے سوزِ دل و جوشِ دعا پیدا کر

تیرے سینہ میں ہو تا نورِ خدائی داخل
دل کو آئینہ بنا صدق و صفا پیدا کر

جلوۂ یارِ حقیقی کا ہو ادراک تجھے
نکتہ چینِ آنکھ میں وہ نورِ حیا پیدا کر

خود پرستی میں گرفتار ہیں اہل عالَم
یہ گرفتار ہوں تیرے ایسی ادا پیدا کر

نام لیوا جو خدا کے تھے خدا کھو بیٹھے
ان کے سینوں میں نیا نورِ خدا پیدا کر

تیری آواز سے زندہ ہو یہ مُردہ دنیا
ایسی آواز بنا ایسی صدا پیدا کر

پرورش پائی ہے جب دارالشفاء میں تو نے
جا ہر ایک ملک میں اک دارالشفاء پیدا کر

اُٹھ کہ ہے سعی و عمل ہی میں حیاتِ جاوید
رہبری کر کے نئے راہ نما پیدا کر

زندگی جو فقط اپنے لئے ہو بیکار ہے وہ
تو سرِ قافلہ بن بانگِ درا پیدا کر

قوتِ حق وہ دکھا فتح مقدر ہو نصیب
روس کے زار کا موعود عصا پیدا کر

زورِ ایماں سے مٹا دَیر و کلیسا کا جہاں
تو زمیں اپنی بنا اپنا سماں پیدا کر

پھنس گئی ظلمتِ الحاد میں ساری دنیا
گمرہوں کے لئے پھر راہِ ہدیٰ پیدا کر

گوہر خستہ ہے اک بندۂ مسکین و ضعیف
مشکل آسان ہو یارب وہ قضاء پیدا کر

ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :

سپاس آں خداوندِ یکتائے را
بمہر و ہمہ عالم آرائے را

اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا

بہر لحظہ امیدِ یاری ازوست
بہر حالتے دوستداری ازوست

ہمیں ہر وقت اس کی طرف سے مدد کی امید ہے اور ہر حالت میں اسی سے محبت کا تعلق ہے

جہاں جملہ یک صنعت آبادِ اوست
خنک نیک بختے کہ در یادِ اوست

سارا جہاں اسی کی کاریگری کا مظہر ہے خوش قسمت ہے وہ نیک بخت جو اس کی یاد میں رہتا ہے

رسولِ خدا پرتو از نورِ اوست
ہمہ خیرِ ما زیرِ مقدورِ اوست

رسول اللہ اس کے نور کا پرتو ہیں اور ہماری ساری بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

ہماں سرور و سیّد و نورِ جاں
محمدؐ کزو بست نقشِ جہاں

وہی سردار۔ سید اور جان کا نور۔ محمدؐ ہے جس کی وجہ سے جہان کی تخلیق ہوئی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں اللہ تعالیٰ کی طرف اس طرح توجہ دلاتے ہیں کہ خدا کی ذات وہ ذات ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے مزین کیا ہے۔ چاند اور سورج نہ صرف ہمیں روشنی دیتے ہیں بلکہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر اس طرح اثر انداز ہوتے ہیں کہ ان کے بغیر ہماری زندگی ناپید ہونے کا خطرہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاند اور سورج کو نہ صرف دنیا کی زینت کے لئے بنایا ہے بلکہ انسانی زندگی کے لئے ان میں بے شمار فائدے رکھے ہیں جس خدا نے یہ چاند اور سورج بنائے ہیں۔

ہم ہمیشہ اس بات کی امید رکھتے ہیں کہ اس کی طرف سے ہمیں ہر ضروری مدد ملے گی۔ جس طرح اس نے ہم سے پوچھے بغیر اور ہمارے مانگے بغیر چاند اور سورج عطا کئے ہیں اسی طرح ہم سمجھتے ہیں کہ زندگی کے مختلف پہلوؤں میں جب بھی ہمیں کوئی ضرورت پیش آتی ہے یا آئے گی اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے گا۔ اور اس مدد کے لئے ہم ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی طرف نظر رکھتے ہیں اور اسی سے محبت کا تعلق باندھتے ہوئے اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ اپنی ضروریات پوری ہوتے دیکھ کر ہمارے دل میں اس کی محبت مزید بڑھتی ہے۔ جب ہم ساری دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی ہستی کے اظہار کا ذریعہ ہے یہ کہنا چاہیئے کہ جو شخص اپنے آپ کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رکھتا ہے وہ خوش قسمت ہے اور نیک بخت ہے بالفاظ دیگر خوش قسمتی اور نیک بختی اس بات میں ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی یاد میں اپنے آپ کو مصروف رکھے جہاں تک اس کی یاد کا تعلق ہے۔ یہ بات بھی غور کے قابل ہے کہ صرف اس کا نام لیتے رہنے سے یاد نہیں ہو جاتی بلکہ اس کی شان اور اس کی صفات پر غور کرنے سے اور ان صفات کے مطابق حسب استطاعت اپنی زندگی کو ڈھالنے اور اس کے ہر حکم پر عمل کرنے سے کہا جا سکتا ہے کہ انسان اس کی یاد میں مصروف رہتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ ہی کے نور کا پرتو ہیں اور حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ انسان کی ساری بھلائیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سردار تھے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ ہماری جانوں کا نور ہیں۔ ہم اس بات کو خوب اچھی طرح جانتے اور پہچانتے ہیں کہ یہ ساری دنیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے تخلیق ہوئی ہے۔ یہ بات بھی ہماری رہنمائی کے لئے کافی ہے کہ جس شخص کے لئے ساری دنیا تخلیق کی گئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کو کس قدر محبوب ہوگا۔ اور اس کی اطاعت میں دنیا کیسے کیسے فوائد حاصل کر سکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قرب پا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس کی ذات اور اس کی صفات کو پہچانیں اور ان کے مطابق خلوصِ دل سے زندگی کو ڈھالیں اور اپنی ہر ضرورت کے لئے اسی کی طرف دیکھیں اور اسی سے مانگیں۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الاول

اللہ کو اپنا بناؤ

حضرت امام جماعت الاول نے ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء کو خطبے میں فرمایا:۔

چھ مہینے گذر گئے ہیں۔ چھ ماہ کے بعد ساتواں ماہ ہے۔ ان چھ ماہ میں میں نے خوب تجربہ کیا ہے کہ دوستوں نے میرے لئے زور لگائے محنتیں اور خدمتیں کی ہیں مگر میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ زخم ہے (ہاتھ لگا کر دکھایا) بارہا آواز آئی کہ اب دو دن میں اچھا ہو جائے گا۔ چار دن میں یا چھ دن میں اچھا ہو جاؤں گا۔ مگر چلتا ہی ہے میں نے بہت ہی غور کیا ہے۔ خدا کے فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور یہ میں اپنے یقین اور تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ اللہ کو اپنا بناؤ۔ جب وہ ہمارا ہو جائے گا تو سب ہمارا ہی ہے۔ اور وہ تقویٰ اور صرف تقویٰ سے اپنا بنتا ہے اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تمہارا ہو جائے تو تم تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ایسی دولت ہے اس سے بڑی بڑی مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔ ہر شخص کی فطرت میں ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ ہو۔ اور وہ عظیم الشان ہو۔ اس سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ متقی سے آپ محبت کرتا ہے جیسا کہ فرمایا (وہ متقیوں سے محبت کرتا ہے) جو اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جائے اسے کسی اور کی حاجت کیا۔ پھر ہر شخص کو ضرورت ہے کہ اسے رزق ملے اور وہ کھانے پینے دوا اور علاج اور تیمار دار۔ غرض بہت سی ضروریات کا محتاج ہے مگر اللہ تعالیٰ متقی کو بشارت دیتا ہے (اسے اسی جگہ سے رزق دیتا ہے.........) متقی کو ایسے طریق پر رزق ملتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں ہی نہیں ہوتا۔ پھر انسان مشکلات میں پھنستا ہے اور ان سے نجات اور رہائی چاہتا ہے۔ متقی کو ایسی مشکلات سے وہ آپ نجات دیتا ہے۔ ( ) ہر قسم کی تنگی سے وہ آپ نجات دیتا ہے۔ یہ متقی کی شان ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ متقی کو آپ پڑھا دیتا ہے۔ اگرچہ ہمارے دوست ان معنوں کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن میں نے غور کیا ہے تو یہ بالکل درست ہے۔ (اللہ سے ڈرو اللہ تمہیں جانتا ہے) پھر ہر قسم کے دکھوں کو سکھوں سے تقویٰ ہی بدل دیتا ہے۔ ( ) پھر جب متقی انسان ان ثمرات کو پاتا ہے تو میرے دوستو! سب کو تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ رزق کے لئے تنگی سے نجات کے لئے تقویٰ کرو۔ سکھ کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کرو۔ سچا علم چاہتے ہو تو تقویٰ کرو۔ میں پھر کہتا ہوں تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ سے خدا کی محبت ملتی ہے۔ وہ اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ علوم صحیحہ اسی کے ذریعہ ملتے ہیں۔

میں نے اس بیماری میں بڑے بڑے تجربے کئے ہیں۔ اور ان سب تجربوں کے بعد کہتا ہوں اللہ کے ہو جاؤ۔ اللہ کے سوا کوئی کسی کا نہیں۔ میں اب زیادہ کھڑا نہیں ہو سکتا۔ میری وصیت ہے مجھے آنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ پس تقویٰ کرو۔ صاحب ایمان کو چاہیئے کہ جو کام کرے۔ اس کے انجام کو پہلے سوچ لے۔ کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ انسان غضب کے وقت قتل کر دینا چاہتا ہے۔ گالی نکالتا ہے اگر سوچو کہ اس کا انجام کیا ہو گا۔ اس اصل کو مدنظر رکھے تو تقویٰ کے طریق پر قدم مارنے کی توفیق ملے گی۔ نتائج کا خیال کیوں کر پیدا ہو۔ اس لئے اس بات پر ایمان رکھے کہ اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ جو کام تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے۔ انسان اگر یہ یقین کر لے کوئی خبیر و علیم بادشاہ ہے جو ہر قسم کی بدکاری دغا فریب سستی اور کاہلی کو دیکھتا ہے اور اس کا بدلہ دے گا۔ تو وہ بچ سکتا ہے۔ ایسا ایمان پیدا کرو۔ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے فرائض نوکری' حرفہ' مزدوری وغیرہ میں سستی کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے رزق حلال نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ کی توفیق دے۔

اب میں اس سے زیادہ کھڑا نہیں ہو سکتا دوسرے خطبے میں (ہمارے اپنے شر سے) پر فرمایا کہ انسان کو دکھ اور مصیبتیں آتی ہیں۔ اس کی اپنی ہی خطاؤں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

(خطبات نور ص ۱۵۰)

ظاہری اخلاق کے لحاظ سے آپ کا گھر چاہے جنت بھی بنا ہوا ہو اگر ان اخلاق کی بنیاد تقویٰ پر نہیں تو ہرگز اس جنت کو بقا کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ لیکن اگر تقویٰ پر مبنی ہے تو جتنا زیادہ مشکل پیش آئے۔ اتنا ہی زیادہ انسان کو ایک دوسرے کی خوبیوں کا علم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ مصیبت کے وقت اگر بیوی قربانی کر رہی ہے اور تعاون کر رہی ہے اگر مشکل کے وقت خاوند قربانی کر رہا ہے اور تعاون کر رہا ہے تو چونکہ یہ تعاون تقویٰ کی بناء پر ہوتا ہے اور معاشرے کے دباؤ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس وقت انسان کے جوہر ایک غیر معمولی جاذبیت کا موجب بن کر ابھرتے ہیں اور ایسے واقعات کے گذر جانے کے بعد میاں بیوی کے تعلقات پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں ان میں ایک محبت کا عنصر نہیں رہتا۔ ان میں گہری قدر کا عنصر شامل ہو جاتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد

سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سلسلہ میں مزید لکھتے ہیں:-

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

محترم بھائی عبدالرحمان قادیانی نے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پرانے اور مخلص رفیق تھے اور حضرت کے ہاتھ پر ہندو سے (احمدی) ہوئے تھے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے آخری سفر میں لاہور تشریف لے گئے تو اس وقت آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ قرب وفات کی خدائی خبریں مل رہی تھیں ان دنوں میں میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ پر ایک خاص قسم کی ربودگی اور نورانی کیفیت طاری رہتی تھی- ان ایام میں حضرت صاحب ہر روز شام کے وقت ایک قسم کی بند گاڑی میں جو فٹن کہلاتی تھی ہوا خوری کے لئے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے- اور حضرت کے حرم اور بعض بچے بھی ساتھ ہوتے تھے- جس دن صبح کے وقت حضرت نے فوت ہونا تھا- اس سے پہلی شام کو جب حضرت فٹن میں بیٹھ کر سیر کے لئے تشریف لے جانے لگے تو بھائی صاحب روایت کرتے ہیں اس وقت حضرت نے مجھے خصوصیت کے ساتھ فرمایا "میاں عبدالرحمان اس گاڑی والے سے کہہ دیں اور اچھی طرح سمجھا دیں کہ اس وقت ہمارے پاس صرف ایک روپیہ ہے- وہ ہمیں صرف اتنی دور تک لے جائے کہ ہم اس روپے کے اندر گھر واپس پہنچ جائیں-"

دعاؤں کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "کیا ہی قادر و قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا- کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا- سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں- مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے- سو جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں- کیونکہ وہ مردود ہیں- ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی- اور تو خدا کی قدرت کے وہ عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے- تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے- چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ وہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے- خدا تمہاری آنکھیں کھولے- تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے- اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں- مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا-"

(کشتی نوح)

اسی طرح فرماتے ہیں:-

دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں- خدا نے مجھے بار بار یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا- ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے- اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں- جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کرکے دکھا دیتا ہے-

(ذکر (---) مرتبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

بقیہ صفحہ ۵

روس کے صدر بورس یلسن اور بھارت کے وزیراعظم پی- وی- نرسیما راؤ نے ایک ڈکلیریشن پر دستخط کئے جس کا موضوع یہ تھا کہ ملٹی نیشن ریاستوں کے مفادات کا دفاع کیا جائے- دونوں لیڈروں نے دو گھنٹے تک ملاقات کرکے متعدد امور پر جن کا تعلق دونوں ملکوں یا عالمی برادری سے ہے گفتگو کی- انہوں نے اس بات کے متعلق بھی گفتگو کی کہ دفاع کے لئے ایک نیا معاہدہ طے پانا چاہئے- اس سلسلے میں وزیراعظم نرسیما راؤ نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہماری گفتگو بڑے دوستانہ ماحول میں ہوئی اور بہت اچھے ثمرات پیدا کرنے والی گفتگو تھی- انہوں نے مزید کہا کہ ہم دونوں کا مستقبل روشن ہے- جب وہ پریس کانفرنس سے یہ کہہ رہے تھے تو صدر یلسن ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے- یہ وہ موقعہ تھا جب ڈکلاریشن پر دستخط کئے جا رہے تھے- اس ڈکلاریشن میں خاص طور پر علاقائی اور مذہبی جھگڑوں کو روکنے اور عوام الناس کو ان سے محفوظ کرنے کا ذکر کیا گیا ہے- جیسا کہ قارئین جانتے ہیں ان دونوں ملکوں میں علاقائی جھگڑے بھی ہیں اور مذہبی جھگڑے بھی- بھارت کو پنجاب اور کشمیر میں اور روس کو کاکیشس اور وسطی ایشیا میں-

ساجدہ صالحہ

اخلاقِ حسنہ

محترمہ ساجدہ صالحہ اپنی کتاب اخلاق حسنہ میں تحریر کرتی ہیں-

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے اور اس نے ہماری خاطر اس جہان کی ساری چیزوں کو پیدا کیا ہے غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی بے جان چیزیں اور جاندار حیوان سب انسان کی خدمت کے لئے پیدا ہوئے ہیں- اگر یہ چیزیں نہ ہوتیں تو انسان کی زندگی ناممکن تھی- اسی وجہ سے انسان کو اشرف المخلوقات کہا جاتا ہے- حیوانات' جمادات اور نباتات انسان کے بغیر بھی قائم اور زندہ رہ سکتے ہیں- لیکن انسان ان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا-

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو بہترین طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے

انسان کا فخر اس کے خلق یعنی پیدائش میں نہیں بلکہ اس کے خُلق یعنی اخلاق میں ہے- انسانوں کی فضیلت اور برتری در اصل اخلاق کی بنیاد پر ہوتی ہے-

جس طرح مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے بالکل اسی طرح جو شخص اچھے اخلاق کا مالک ہوگا لوگ اس سے محبت کریں گے اور اس کے اخلاق حسنہ کی کشش میں کھنچے چلے آئیں گے اور اس کے گرد جمع ہوں گے-

آپ نے اپنے محلہ یا گاؤں میں اکثر دیکھا ہوگا کہ ایک شخص غریب ہے اور شکل وصورت کے لحاظ سے بھی کوئی کشش اپنے اندر نہیں رکھتا اور اس کا خاندان بھی دنیاوی طور پر کوئی بڑا خاندان نہیں سمجھا جاتا لیکن محلہ یا گاؤں کے لوگ اس کی بات پر کان دھرتے ہیں اور ہر معاملہ میں اس سے مشورہ لیتے ہیں اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں-

کیا آپ نے کبھی سوچا کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ اصل میں اس شخص کی اچھی صفات اور اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے- وہ اپنے نیک اعمال اور اخلاص کے باعث لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے سب لوگ اس کی عزت کرتے ہیں اور اچھے لفظوں میں یاد کرتے ہیں-

خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ انسان کے اعلیٰ اخلاق ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ اعلیٰ اخلاق کیا ہیں؟ اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ انسان کے اعلیٰ اخلاق کا معیار اللہ تعالیٰ کی صفات کے ساتھ مشابہت پیدا کرنا ہے اللہ تعالیٰ سب خوبیوں کا مالک ہے اور انسان بھی تب ہی صاحب کمال ہو سکتا ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جائے-

قرآن مجید میں فرماتا ہے-

اے انسانو! تم اپنے اندر اپنی طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے رنگ کو پیدا کرو اور اللہ تعالیٰ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے-

انسان میں اللہ تعالیٰ نے یہ قوت رکھی ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو کام میں لا کر اعلیٰ اخلاق اور روحانی درجے حاصل کر سکتا ہے اور اپنی توفیق کے مطابق اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو سکتا ہے- در حقیقت انسان کی پیدائش کی غرض وغایت یہی ہے کہ وہ اس مقام کو حاصل کرے-

انسان اپنے کاموں میں نمونے کا محتاج ہے- اسے روحانی سفر اور اعلیٰ اخلاق کے حاصل کرنے کی کوشش میں کامل راہنمائی کی ضرورت ہے- اللہ تعالیٰ نے انسان کی سہولت کے لئے قانون اور شریعت کے علاوہ نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ جاری فرمایا- سب سے پہلے کامل نمونہ آنحضرت ﷺ کے نمونے کو قرار دیا- آپ کے متعلق فرمایا:

یقیناً اللہ کے رسول محمد تمہارے لئے نیک نمونہ ہیں

آنحضرت میں خدا تعالیٰ کی صفات عیاں تھیں- اس طرح قریش کو سید و مولیٰ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے کامل اخلاق کا کامل تجربہ ہو گیا- انہوں نے مکی زندگی کی سخت مشکلات میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق دیکھے اور مدنی زندگی اور پھر فتوحات کے موقعہ پر بھی بلند اخلاق کا مشاہدہ کیا- تب ان کے دل آپ کے اعلیٰ کردار و اخلاق کے قائل ہو گئے اور اسلام میں داخل ہو گئے انہوں نے بھی روحانی زندگی حاصل کی اور اعلیٰ اخلاق کے مالک بن گئے-

کہتے ہیں کہ پرندوں اور جانوروں کا سدھانا آسان ہے لیکن ایک بگڑے ہوئے انسان کو راہ راست پر لانا مشکل ہے- نبی اکرم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کی قوت نے عرب کے وحشیوں کو انسان اور پھر انسان سے بااخلاق انسان' بااخلاق انسان سے باخدا انسان اور پھر فنافی اللہ بنا دیا- کیا شان ہے اخلاق حسنہ کی؟ اور کیا قوت ہے اخلاق حسنہ کی!

ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کے ظاہر کا اثر اس کے باطن پر ہوتا ہے- اور انسان کے باطن کا اثر ظاہر پر پڑتا ہے- دل غمگین ہو تو چہرہ پر غم کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں- دوسرے الفاظ میں اخلاق حسنہ کے لئے ضروری ہے کہ انسان کا ظاہر و باطن یکساں پاک ہو- کام بھی نیک اور نیت بھی پاک ہو

باقی صفحہ ۵ پر

ڈاکٹر محمد رمضان

سوز و ساز

اپنی کتاب سوز و ساز زندگی میں محترمہ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب لکھتے ہیں:-

جنگ پر جانے سے کچھ دیر پہلے میں بمع اہل و عیال جب کسولی سے بکلوہ جا رہا تھا تو پٹھانکوٹ سے گزر کر ٹرک والے ڈرائیور نے جس میں ہم سوار تھے۔ شراب پینی شروع کر دی۔ (یہ بات بعد میں ہمیں ڈرائیور کے پاس بیٹھنے والے آدمی نے بتائی) یہ ایک ہندوستانی کی ذہنیت کی گراوٹ کا نمونہ ہے۔ جسے آخر جھوٹ وغیرہ سے چھپانے کی کوشش کی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دونیرہ کے قریب ٹرک اسی فٹ کی گہری کھڈ میں گر گیا اور ڈھلوان سے نیچے جا کر الٹ گیا۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے ہماری معجزانہ طور پر مدد فرمائی۔ اور مجھے، میری اہلیہ اور ننھے ننھے بچوں کو بال بال بچا لیا۔ ایک دو اور آدمی جو تھے وہ بھی بچ گئے۔ غالباً اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ہماری مدد کے لئے بچا لیا۔ ورنہ بچنے کا کوئی امکان نہ تھا۔ حالانکہ ہمارے سامان میں بعض لوہے کے ٹرنک پچک گئے تھے اور میری اہلیہ کا برقع ٹرک کی نوز (Nose) کے نیچے آ کر زمین میں دھنس گیا تھا۔ جب ٹرک کھڈ کے ڈھلوان میں اترا تو ہم پر بے ہوشی کی حالت طاری ہو گئی۔ بعد میں جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو کھڈ میں الٹے ہوئے ٹرک میں پایا۔ ہم کھڈ میں چوٹوں کی درد سے کراہ رہے تھے۔ اور اوپر سڑک پر موٹریں جا رہی تھیں لیکن کسی نے ہماری طرف توجہ نہ کی۔ یہ تو ناممکن ہے کہ کسی کو بھی یہ حادثہ نظر نہ آیا ہو۔ اور ہمارے کراہنے کی آوازیں سنائی نہ دی ہوں۔ یہ بھی ہمارے ملک کے بعض آدمیوں کی انتہائی سرد مہری کی ایک مثال ہے۔ اتنے میں ایک لاری آئی جس میں ایک فوجی افسر اور سپاہی وغیرہ جو سب یورپین تھے سوار تھے انہوں نے ہمیں دیکھتے ہی فوراً سڑک سے ڈھلوان پر چھلانگیں لگا دیں اور پھر ہمارے پاس آ کر ہمیں اٹھایا اور آہستہ آہستہ سہارا دے کر اور پانی پلاتے ہوئے وہ ہمیں سڑک پر لے آئے اور اپنی لاری میں بٹھا کر پٹھانکوٹ ہسپتال میں چھوڑ گئے۔ یہ فرق ہے یورپین جو اس وقت دنیا میں صاحب اقتدار ہیں (یہ بات تقسیم برصغیر سے پہلے کی ہے) اور ہمارے لوگوں میں جو ہر طرح اپنے اعمال سیئہ کی وجہ سے زیر عتاب ہیں۔ یہ تقسیم ملک سے پہلے کی بات ہے اور انتہائی افسوس یہ ہے کہ آزادی ملنے کے بعد بھی اس برصغیر کے لوگوں میں کوئی خاص تبدیلی نظر نہیں آئی۔ بلکہ پہلے سے بھی نڈر ہو کر ایسے افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں کہ بیان سے باہر ہے۔ درحقیقت جب تک دنیا خدا کی طرف نہیں آتی لوگوں میں کوئی پاک تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ دن بدن بہائم صفت بنتے چلے جائیں گے۔ اسی لئے اس گناہ اور معاصی سے پر سرزمین میں........ اب یہ ان کا کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس رہنمائی سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر یہ نہیں تو کم از کم دوسرے لوگوں کی طرح انسان شرافت ہی سے کام لیں۔

فسٹ ایڈ کے بعد جب ہم لاری میں سوار ہو کر بکلوہ کے لئے روانہ ہو رہے تھے تو ٹرانسپورٹ کمپنی کے مینیجر نے ڈاکٹر صاحب کی معرفت جھٹ میرے سامنے ایک کاغذ رکھ دیا کہ میں اس پر دستخط کر دوں کہ ڈرائیور کا اس حادثے میں کوئی قصور نہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں بچا لیا ہے اس لئے جہاں تک چوٹوں وغیرہ کا سوال ہے (میری دو ہڈیاں بھی ٹوٹ گئی تھیں) میں اس بارے میں کوئی کارروائی نہیں کروں گا۔ لیکن سامان کے نقصان کا سوال علیحدہ ہے میں نے اس کے مطابق کاغذ پر دستخط کر دیئے۔ بعد میں اس نے مل ملا کر مجھے اپنے سامان کے نقصان کا معاوضہ بھی نہ لینے دیا۔ جس کی تفصیل تکلیف دہ ہے۔ یہ بھی ہمارے پہلے ہم وطن ہندو بھائیوں کی ایک دلخراش داستان ہے۔ ہندو بحیثیت قوم اور انفرادی طور پر مسلمانوں کے خلاف تھے۔ ستم یہ ہے کہ انگریز بھی جو انفرادی حیثیت میں عموماً بہت شریف ہوتے ہیں بعد میں ان کے سمجھانے بجھانے اور اپنی مطلب براری کی وجہ سے ان کے ہم نوا ہو جاتے تھے۔ جن کا یہ رویہ بعض اوقات سخت دل آزار ہوتا تھا۔ برا ہو تعصب اور خود غرضی کا کہ یہ انصاف اور آزادی ضمیر کو بھی بالائے طاق رکھوا دیتے ہیں۔ اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہر قوم میں جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں شریف آدمی بھی ہوتے ہیں۔ اور یقیناً ہندوؤں اور انگریزوں میں بھی تھے۔ جو اپنی بے تعصبی اور شرافت طبع کی وجہ سے اپنی قوم کے لئے مایہ ناز تھے۔ ان کا جن کے ساتھ میرا تعلق رہا ہے میرے دل میں بڑا احترام ہے۔ دوسروں کی برائی سوائے نقصان دہی اور عارضی تکلیف کے میرے دل پر ان کے خلاف کوئی اثر نہ کر سکی۔ بلکہ ان کی اس حالت کو دیکھ کر میں ان کی قوموں کی اصلاح کے لئے پہلے سے زیادہ دعائیں اور حسب موقعہ کوشش کرتا رہا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے میں اس بارہ میں ان کے ہر طبقہ کے لوگوں کو حسب موقعہ حتی المقدور سمجھاتا رہا۔ اور کسی طرح بھی ان سے مرعوب نہ ہوا۔ کیونکہ (۔) احمدیت ایک نور ہے جس کے سامنے کسی بھی قسم اور علم کا آدمی ٹھہر نہیں سکتا۔ اس بات کے لئے سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

بقیہ صفحہ ۴

جیسے اچھا کھانا اگر میلے کچیلے دستر خوان پر اور غلیظ برتنوں میں پیش کیا جائے تو انسان اسے کھانا پسند نہیں کرتا۔ اسلام کے نزدیک انسان کے اعمال کا بدلہ اس کی نیت کے مطابق ملتا ہے کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔

دنیا کی تمام خوبیوں کی بنیاد اعلیٰ اخلاق پر ہے جو باہمی حقوق و فرائض کو عمدگی سے ادا کرنے کی صفت کا نام ہے دنیا کی ساری خوشحالی اور امن و امان اعلیٰ اخلاق کی بدولت ہے۔ جہاں کہیں اعلیٰ اخلاق میں لاپرواہی نظر آتی ہے وہاں حکومت یا معاشرہ اس کمی کو طاقت اور قوت کے قانون سے پورا کرتا ہے۔

عبادت حقوق اللہ ہے اور اخلاق حسنہ حقوق العباد عبادت ایک پھلدار درخت ہے اور اخلاق اس کا اچھا پھل ہے۔ درخت جتنی اچھی قسم کا ہو گا پھل اتنا عمدہ ہو گا جس طرح درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اسی طرح عبادت اخلاق حسنہ سے پہچانی جاتی ہے۔

جس طرح ایک انسان عمدہ اخلاق کی وجہ سے لوگوں میں نیک نام ہوتا ہے اسی طرح قومیں اور جماعتیں بھی اچھے اخلاق کے باعث دوسری قوموں اور جماعتوں پر عزت حاصل کرتی ہیں۔

اچھے اخلاق والی قوم عزت اور حکومت حاصل کرتی ہے اس کی تجارت کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور تاریخ میں اس کا ذکر خیر باقی رہتا ہے۔ تاریخ میں جن قوموں کا ذکر عزت سے کیا جاتا ہے وہ اچھے اخلاق والی قومیں تھیں گویا عمدہ اخلاق سے قوم کو زندگی میں بھی فضیلت، برتری اور حکومت ملتی ہے اور مرنے کے بعد اس قوم کا اچھا ذکر آئندہ نسلوں میں باقی رہتا ہے۔

اخلاق حسنہ کے کئی شعبے ہیں۔ سچائی، خوش کلامی تواضع، انکساری، احسان، ہمسایوں سے سلوک، ماں باپ سے حسن سلوک، رشتہ داروں سے حسن سلوک، عدل و انصاف رحم دلی، دیانتداری و امانت، سخاوت، ایفائے عہد، شجاعت خودداری اور انسان کا ہر اچھا عمل جو اس کی اپنی ذات، انسانیت اور تمام دنیا کی بھلائی کا موجب ہو۔

چونکہ حضرت محمد ﷺ ہر صفت کا بہترین اور کامل ترین نمونہ تھے اسی لئے انہی کی ذات سے وابستہ چند اخلاقی قدروں کی مثال دوں گی۔

(آئندہ)

شذرات

پانی اور بجلی

۲۱ویں صدی میں داخل ہونے کے متعلق ابتسام رحیم خان (اسلام آباد) ڈان کو یکم جولائی کے شمارہ میں خطوط کے کالم میں کہتے ہیں:-

یہ ایک ایسی بات ہے جس کی پہلے نظیر نہیں ملتی یعنی سی۔ ڈی اے کا یہ کہنا کہ وہ پانی کی کمی کے سلسلے میں شہریوں سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے پمپ لگائیں۔ تاکہ انہیں پانی کی قلت نہ ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں ہے جب واپڈا اور گیس کی کمپنیاں لوگوں سے کہیں گی کہ وہ اپنے اپنے ہاں بجلی پیدا کریں اور اپنے لئے گیس کی فیلڈز خود تلاش کریں۔

اس بات کے لئے کوئی وجہ موجود نہیں ہے کہ وہ اس منفرد ترقی پر خوشی کا اظہار کریں "یہ دراصل ترقی پرائیویٹائزیشن کی ہے۔" بہت زیادہ یوٹیلیٹی بل تو معمول کے مطابق آتے ہی رہیں گے اور وہ بھی ایک یا دو دن تاریخ سے پہلے اور ایسا کیوں نہ ہو۔ یہ شور مچانے والے پاکستانیوں کو ڈسپلن سکھانے کی صورت ہے تاکہ وہ بہت اچھی طرح لائنوں میں کھڑے ہو کر جو لائنیں بلاک سے بلاک تک پہنچتی ہیں۔ اور جن میں کھڑے ہونے کے لے موسم گرما کے درمیانی عرصے کے سورج کا لطف اٹھانا پڑتا ہے۔ ذکوٰۃ، انکم ٹیکس، پراپرٹی ٹیکس، ویلتھ ٹیکس۔ یہ ٹیکس اور وہ ٹیکس۔ یہ سب کچھ عوام الناس کی ذمہ داری ہے لیکن حکومت کے مختلف محکموں کی ہرگز کوئی ذمہ داری نہیں کہ وہ عوام الناس کی بہبود کے لئے کچھ کریں اور امن و امان کی صورت پیدا کریں۔ البتہ ان کے پاس اور بہت سے کام کرنے کے لئے موجود ہیں۔

۲۱ویں صدی کی ہم کیا بات کرتے ہیں تلخ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم تو موجودہ صدی کے بھی قابل نہیں۔

بھارت / روس

بھارت کے وزیر اعظم نے روس کا دورہ کیا ہے۔ اس دورہ کے دوران روس اور بھارت نے گذشتہ جمعرات کے روز اس بات کا عہد کیا کہ وہ قبائلی Ethnic اور مذہبی جھگڑوں کی ہمیشہ مخالفت کریں گے۔ اور جیسا کہ پہلے روس اور بھارت کے خوشگوار تعلقات تھے یعنی سوویٹ یونین اور بھارت میں۔ اسی طرح کے تعلقات اب روس اور بھارت پھر سے قائم کریں گے۔ یہ بھی کہا گیا کہ روس اور بھارت کے خیالات میں کسی معاملہ پر بھی اختلاف رائے نہیں ہوا۔ ملاقات کے بعد

باقی صفحہ ۴ پر

سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی احمدیہ جماعت کے مرکز ربوہ میں چند گھنٹے

گذشتہ دنوں سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر اخبار ریاست دہلی پاکستان تشریف لائے تھے۔ آپ کچھ وقت کے لئے جماعت احمدیہ پاکستان کے مرکز ربوہ میں بھی تشریف لائے۔ ذیل کا مضمون اسی سفر کے حالات و تاثرات پر مشتمل ہے جو سردار صاحب موصوف نے تحریر فرمایا اور اخبار بدر قادیان کی ٣١۔ مارچ ١٩٦٠ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔

اس مضمون کے بعض حصے الفضل ١٣۔ اپریل ١٩٦٠ء سے شائع کئے جارہے ہیں۔

جب "ریاست" جاری ہوا تو اس وقت میں نہ تو احمدی جماعت کے کسی شخص سے واقف تھا اور نہ اس جماعت کے متعلق کوئی کسی قسم کی واقفیت ہی تھی۔ "ریاست" جاری ہونے کے بعد پہلے سال میں ہی افغانستان میں احمدی جماعت کے ایک مربی کو افغان گورنمنٹ کے حکم سے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اور اس بچارے کا جرم یہ تھا کہ یہ احمدی (داعی الی اللہ) تھا۔ میں نے جب یہ اطلاع روزانہ اخبارات میں پڑھی تو میرے جسم میں ایک کپکپی سی پیدا ہوئی کیونکہ میں جب بھی ظلم ہوتا دیکھتا ہوں تو میرا خون کھولنے لگ جاتا ہے۔ اس اطلاع کو سن کر میں نے افغان گورنمنٹ اور کنگ امان اللہ کے خلاف ایک سخت ایڈیٹوریل لکھا۔

اس ایڈیٹوریل لکھنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند احمدی حضرات مجھے اصل واقعات بتانے کے لئے میرے دفتر آئے اور ادھر افغانستان کے قونصل جنرل مسٹر اکبر خان آئے تاکہ وہ اپنی گورنمنٹ کی پوزیشن صاف کر سکیں۔ یہ پہلا موقعہ تھا جب مجھے معلوم ہوا کہ دنیا میں کوئی احمدی جماعت بھی ہے۔ اور اس کا ہیڈ کوارٹر قادیان میں ہے۔ کیونکہ میں زندگی بھر ہی مذہبی حلقوں سے قطعی بے تعلق رہا۔

اس واقعہ کے بعد مجھے کبھی کبھی احمدی جماعت کے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا رہا۔ اور اس جماعت کے کئی بزرگوں مثلاً محمد ظفر اللہ خان۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب مرحوم کے حقیقی بھتیجے مسٹر اعجاز احمد جو ایک زمانہ میں دہلی میں سب جج تھے۔ اور میاں محمد صادق جو دہلی میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھے۔ سے دوستانہ تعلقات بھی رہے۔ احمدی جماعت کے لوگ جب کبھی ملتے ان کی مذہبی باتیں میرے لئے ناقابل برداشت حد تک ذہنی کوفت کا باعث ہوا کرتیں۔ کیونکہ میں فطرتاً مذہبی دنیا سے قطعی الگ رہنا پسند کرتا ہوں۔ مگر ان لوگوں کے ذاتی کیریکٹر اور بلندی کا بہت ہی مداح ہوں اور یہ واقعہ ہے کہ آج سے چند برس پہلے مجھے اپنے دفتر کے لئے جب کبھی کسی ایمان دار شخص کی ضرورت ہوتی تو میں قادیان کے کسی دوست کو لکھتا کہ وہ اپنے ہاں سے کسی دیانت دار شخص کو ملازمت کے لئے بھیج دیں۔ کیونکہ میرا تجربہ تھا کہ دوسرے مذاہب کے لوگ تو خدا سے ڈرتے ہیں۔ مگر احمدی جماعت کے لوگ خدا سے اس طرح بدکتے ہیں۔ جیسے گھوڑا سایہ سے بدکتا ہے۔ اور خدا سے خوفزدہ ہونے کے باعث یہ بددیانت ہو ہی نہیں سکتے۔ چنانچہ میں نے دفتر ریاست میں کئی احمدی مقرر کئے اور دفتر کے ان احمدی حضرات میں سے دو اصحاب کی زندگی کے واقعات تو مجھے اب تک یاد ہیں۔ ایک صاحب انشاء اللہ خان اکاؤنٹنٹ مقرر کئے گئے جو کئی برس دفتر "ریاست" میں رہے اور آج کل یہ پاکستان کی کسی بہت بڑی فرم میں آڈیٹر ہیں۔ یہ مسٹر انشاء اللہ خان کبھی دفتر کا بغیر ٹکٹ کے پوسٹ کارڈ بھی استعمال نہ کرتے۔ اور اگر کوئی ضرورت ہوتی تو ڈاکخانہ سے پوسٹ کارڈ منگوا کر لکھتے اور دوسرے صاحب کا نام یاد نہیں۔ یہ لڑکا بہت ہی شریف اور نیک تھا۔ یہ دفتر سے کچھ روپیہ ایڈوانس لیتا رہا۔ اس کے ذمہ کچھ روپیہ باقی تھا تو یہ دفتر سے غائب ہو گیا۔ کچھ پتہ نہ تھا کہ یہ کہاں ہے چھ ماہ کے بعد اس کا منی آرڈر اور خط پہنچا۔ جس میں اس نے لکھا کہ وہ ذاتی حالات سے مجبور ہو کر چلا آیا اور وہ رقم واپس کی جاتی ہے جو اس کے ذمہ ماہوار ایڈوانس تھی۔ اس کا ایسا کرنا اس کے بلند کیریکٹر ہونے کا ثبوت تھا۔ ورنہ راقم الحروف کو نہ تو رقم یاد تھی اور نہ ہی اس کا کوئی پتہ ہی معلوم تھا۔ احمدیوں اور راقم الحروف کے تعلقات صرف اس حد تک جاری تھے۔ کیونکہ مجھے آج تک کبھی قادیان جانے کا اتفاق نہیں ہوا حالانکہ یہ میری ہمیشہ خواہش رہی کہ میں ان کے ہیڈ کوارٹر کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھوں۔ ان معمولی تعلقات کی موجودگی میں احمدی حضرات کئی بار ظلم کا شکار ہوئے۔ اور "ریاست" نے ظلم کے خلاف آواز پیدا کرنا اپنا فرض اور ایمان سمجھا کیونکہ "ریاست" ظلم کے خلاف آواز پیدا کرنے کے لئے عالم وجود میں آیا تھا اور خدا کا شکر ہے کہ وہ اپنے آخری لمحوں تک اپنے اس شعار پر قائم رہا چنانچہ جوں جوں ان پر کئے جا رہے۔ مظالم کے خلاف "ریاست" میں آواز پیدا کی جاتی میرے اور ان کے درمیان اخلاص کے تعلقات زیادہ ہوتے چلے گئے ان کے بعض لیڈروں سے خط و کتابت بھی ہوا کرتی اور میری خواہش تھی کہ اگر میں کبھی پاکستان جاؤں تو اس نئی آبادی ربوہ کو بھی دیکھوں جہاں کہ یہ لوگ قادیان سے تباہ ہو کر بطور مہاجر آباد ہوئے ہیں۔ میں نے جب پاکستان جانے کا قصد کیا تو دوسرے دوستوں کے علاوہ ایک احمدی بزرگ گیانی عباداللہ (جو سکھ مذہب اور سکھ تاریخ پر ایک اتھارٹی تسلیم کئے جاتے ہیں) کو بھی لکھا کہ اگر ممکن ہوا اور میں گوجرانوالہ اور اپنے سابق وطن حافظ آباد گیا۔ تو دو تین گھنٹہ کے لئے ربوہ بھی آؤں گا۔ کیونکہ پنڈی بھٹیاں کے راستہ حافظ آباد سے ربوہ زیادہ دور نہیں۔

میں ٢٠۔ فروری کی رات کو پاکستان کے لئے دہلی سے روانہ ہوا۔ اور ٢١۔ کی دوپہر کو لاہور پہنچا۔ تو ٢٣۔ فروری کو گیانی عباداللہ مجھ سے ملنے کے لئے لاہور ریڈز ہوٹل میں آئے اور ان کی یہ خواہش تھی کہ میں ان کے ساتھ ربوہ چلوں۔ مگر میں نے کہا کہ میں کل کراچی جا رہا ہوں۔ وہاں سے واپس ہونے کے بعد ربوہ ضرور آؤں گا۔

حسب وعدہ یکم مارچ کی شام کو چناب ایکسپریس میں ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ کیونکہ یہ ٹرین کراچی سے سیدھی ربوہ جاتی ہے۔ یہ گاڑی شام کے وقت لائل پور پہنچی۔ وہاں گیانی عباداللہ موجود تھے میں ان کے اور ظفر صاحب کے ہمراہ مغرب کے وقت ربوہ سٹیشن پر پہنچا وہاں دو سو کے قریب طلباء اور دوسرے دوست اور معترف موجود تھے یہ مجمع میرے لئے خلاف توقع تھا۔ کیونکہ میں ایسے مجمع کا عادی نہیں ہوں۔ اور میں تمام زندگی ہی تنہائی میں لطف محسوس کرتا رہا ہوں۔ سٹیشن سے کار میں گیسٹ ہاؤس پہنچا۔ وہاں احمدی جماعت کی کئی اہم شخصیتیں میری منتظر تھیں۔ ان سے ملا۔ ان تمام دوستوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ کھانے کے بعد چند طلباء آئے۔ اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ کل میں ان کے سامنے تقریر کروں میں نے ان سے کہا کہ میں لیڈر کلاس میں سے نہیں ہوں نہ تو کبھی تقریر سننے جاتا ہوں اور نہ زندگی میں کبھی کوئی تقریر کی۔ اور میں تو صرف ایک جرنلسٹ ہوں۔ مگر آپ لوگوں سے ملنے آپ کے کالج ضرور آؤں گا۔ رات کو آرام سے سویا۔ صبح کار آگئی۔ اور مجھے بتایا گیا کہ مجھے مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں ناشتہ پر جانا ہے اس کار میں ان کے ہاں گیا۔ وہاں ایک درجن کے قریب احمدی لیڈر موجود تھے اور سب کے سب روزہ سے تھے اور صرف میں ہی روزہ سے محروم تھا۔ ناشتہ کے لئے کئی اقسام کی اشیاء موجود تھیں۔ مگر میں دن کے وقت کچھ نہیں کھایا کرتا۔ صرف ایک پیالی چائے پی۔ یہ لوگ محبت اور اخلاص کے مجسمہ ہیں مختلف باتیں ہوتی رہیں میں نے ان سے مذاقاً کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جماعت کے لوگوں نے میرے خلاف ایک سازش تیار کر رکھی ہے۔ اور آپ لوگوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آپ مجھے بغیر احمدیت کا کلمہ پڑھانے کے واپس دہلی نہ جانے دیں گے کیونکہ لاہور کراچی میں احمدیوں کی محبت اور اخلاص کا شکار رہا۔ اور اب یہاں بھی یہی کیفیت ہے۔ یہاں باتیں کرنے اور ان کی محبت کا شکار ہونے کے بعد دوستوں کے ساتھ احمدی جماعت کے پیشوا حضرت صاحب کے مکان پر گیا۔ کیونکہ وہاں ساڑھے نو بجے کا وقت ملاقات کے لئے مقرر تھا۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے کمرہ میں چند منٹ بیٹھنے کے بعد اوپر کی منزل میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ لیٹے ہوئے تھے اور بیمار تھے۔ انہوں نے انتہائی اخلاص اور محبت کے جذبات سے میرے وہاں جانے پر مسرت کا اظہار کیا۔ اور میں نے کہا کہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے اپنی زندگی میں آپ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہاں چند منٹ حاضری دینے کے بعد جب میں زینہ سے اتر رہا تھا۔ تو ایک صاحب ایک تحفہ لائے جو پیکٹ کی صورت میں تھا........ اور اس پیکٹ میں ایک رومال۔ جرابوں کا ایک جوڑا اور عطر کی ایک شیشی تھی یہ تحفہ میجر حبیب اللہ شاہ صاحب کی بھتیجی کی طرف سے مجھے بھجوایا گیا تھا۔ جو میجر صاحب موصوف کے ساتھ میرے دیرینہ اور مخلصانہ مراسم کی بناء پر تھا۔

اس ملاقات سے فارغ ہونے کے بعد ہم لوگ کالجوں میں گئے کیونکہ وہاں طلباء منتظر تھے سب سے پہلے (جامعہ احمدیہ) کالج کے ہال میں پہنچے مائیکروفون پر میرا تعارف کرایا گیا جس کے لئے میں نے شکریہ ادا کیا اس کالج میں غیر ممالک میں بھیجنے کے لئے (مربی) تیار کئے جاتے ہیں اور طلباء میں کئی غیر ممالک مثلاً افریقہ اور جرمنی کے نوجوان بھی ہیں جو بے تکلف اردو بول سکتے تھے۔ ان طلباء نے مختلف قسم کے سوالات شروع کر دیئے۔ مثلاً میں نے اخبار کیوں بند کر دیا۔ کتنے برس اخبار جاری رہا۔ پاکستان کے متعلق کیا رائے ہے۔ کتنے روز پاکستان میں قیام ہو گا ہندوستان میں مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ ہندوستان میں اردو زبان کا مستقبل کیا ہے وغیرہ۔ میں ان سوالات کا جواب دیتا رہا تو ایک طالب علم نے مجھ سے سوال کیا کہ "آپ احمدی مذہب کیوں

قبول نہیں کرتے" اس سوال کا جواب تو میں نے یہ دیا کہ میں نے اس مسئلہ پر آج تک کبھی غور نہیں کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میری تو دعا ہے کہ خدا آپ کو بھی اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں کامیابی نصیب نہ کرے اور اس دعا کی وجہ یہ ہے کہ احمدی جماعت میں جتنے نیک اور مخلص لوگ ملتے ہیں۔ دوسرے کسی مذہب میں نہیں مل سکتے اور اس کا سبب صرف یہ ہے کہ اس جماعت کا حلقہ محدود ہے اور میں خطرہ محسوس کرتا ہوں کہ آپ لوگوں کی سرگرمیوں کے نتیجہ کے طور پر جب اس جماعت کو بھی بہت زیادہ وسعت نصیب ہو گی تو اس میں بھی برے لوگ شامل ہو جائیں گے۔ جیسے دوسرے بڑے بڑے مذاہب میں شامل ہیں۔ یعنی زیادہ کپوتوں کے مقابلہ پر چند سپوت زیادہ قابل قدر ہیں یا دوسری مثال یہ ہے کہ جب میں کسی چھوٹے سے خوبصورت اور معصوم بچے کو دیکھتا ہوں تو میری خواہش ہوتی ہے کہ یہ بچہ کبھی بڑا نہ ہو۔ کیونکہ بڑا ہونے کی صورت میں یہ اپنے حسن اور اپنی معصومیت سے محروم ہو جائے گا۔ میرے اس جواب کو سن کر تمام لڑکے ہنس پڑے........ اس کالج کے بعد دوسرے کالجوں میں گیا کیونکہ وہاں کے طلباء بھی میرے منتظر تھے وہاں اسی قسم کے سوالات ہوتے رہے اور میں جواب دیتا رہا۔

ایک بجے تک ان کالجوں میں رہا۔ ان سے فارغ ہونے کے بعد روزنامہ اخبار الفضل کے دفتر میں گیا کیونکہ اپنی صحافتی برادری کی حاضری بھی ضروری تھی ڈیڑھ بجے کے قریب ہم لوگ واپس گیسٹ ہاؤس پہنچے۔ وہاں کھانا تیار تھا۔ میں نے اور ظفر صاحب نے کھانا کھایا کیونکہ انکار کرنا مناسب نہ تھا۔ تین بجے کے قریب ہم لوگ ربوہ سے روانہ ہوئے کار میں گیانی عباداللہ کے علاوہ ربوہ کے ایک دوسرے احمدی اور حافظ آباد کے ایک زمیندار احمدی تھے جو مجھے لینے کے لئے میرے وطن حافظ آباد سے ربوہ آئے تھے راستہ میں بہت دلچسپ باتیں ہوتی رہیں شام کو چھ بجے کے قریب ہم لوگ حافظ آباد پہنچے وہاں دو گھنٹے کے قریب قیام کیا اور پاسپورٹ کی خانہ پوری کرائی۔ نو بجے کے قریب ہم گوجرانوالہ پہنچے اور گیارہ بجے نیڈوز ہوٹل چھوڑنے کے بعد گیانی صاحب وغیرہ واپس ربوہ چلے گئے۔

ربوہ بہت وسیع علاقہ میں تعمیر کیا جا چکا ہے اور صرف دس برس کے عرصہ میں اتنے بڑے قصبہ یا شہر کا آباد ہونا ایک تعجب خیز امر ہے کیونکہ احمدی جماعت کے لوگ عام طور پر غریب یا درمیانہ حیثیت کے ہیں جو اپنی ذاتی ضروریات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بھی اپنی فدا ہونے والی قابل قدر سپرٹ کا ثبوت دیتے ہوئے اپنی جماعت کی خدمت کرنا اپنا ایمان اور فرض سمجھتے ہیں اور یہی سپرٹ احمدیت کے مذہبی جھنڈے کو ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ اکثر غیر ممالک میں بھی بلند کرنے کا باعث ہے۔

(الفضل ۱۳۔ اپریل ۱۹۶۰ء)

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۳

تکبر اور خود پسندی کی علامت ہے یا وہ انسان کسی سے تمسخر کرتا ہے جو صاف اور سیدھی بات کرنے کی جرأت نہیں رکھتا۔ جس کا انجام نفاق ہوتا ہے لوگوں میں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ہنسی اور تمسخر کی عادت پھیلتی ہے۔ لیکن جو انسان اس عادت بد کو نہیں چھوڑتا اسے برا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے۔ جو انسان تمسخر کرتا ہے گو ابتداء میں اس میں تکبر اور برائی نہ بھی ہو تو ہوتے ہوتے وہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگ جاتا ہے یا اس سے حق گوئی کی جرأت ماری جاتی ہے اور اس میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کیوں کسی سے ہنسی اور تمسخر کرتے ہو تمہیں کیا معلوم ہے کہ خدا کے نزدیک کون بڑا اور کون چھوٹا ہے۔

(از خطبہ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۴ء)

رپورٹ تربیتی اجتماع واقفین نو رحیم یار خان

○ مورخہ ۱۸۔ مارچ ۱۹۹۴ء کو ضلع رحیم یار خان کے واقفین نو کا ایک تربیتی اجتماع بیت المبشر رحیم یار خان شہر میں مکرم عبدالمجید امجد صاحب امیر ضلع رحیم یار خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

اس اجتماع میں ضلع بھر کے ۲۳ واقفین نو نے اپنے والدین کے ہمراہ شرکت کی۔ تمام واقفین نو کا تفصیلی میڈیکل چیک اپ کیا گیا۔ اور ادویات تجویز کی گئیں۔ بچوں کا علمی جائزہ لیکر انفرادطور پر والدین کو تربیتی ہدایات دی گئیں۔ مکرم محمد عارف طاہر صاحب مربی سلسلہ نے نہایت احسن رنگ میں واقفین نو کی تعلیم و تربیت کی طرف خطبہ جمعہ میں توجہ دلائی۔

جملہ حاضرین اجتماع کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب کے اختتامی کلمات کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ وکالت وقف نو مکرم شیخ رفیق احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع رحیم یار خان اور ان کے ساتھ تمام تعاون کرنے والے احباب کی شکر گذار ہے۔

(از وکالت وقف نو)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم نثار احمد صاحب مجید ولد نیاز احمد صاحب گجر ڈیرہ آر۔ او۔ کے باہڑیانوالہ بیت احمدیہ کی تعمیر کے سلسلے میں چھت سے گر کر شدید زخمی ہو گئے ہیں اور سول ہسپتال شیخوپورہ میں داخل ہیں۔

○ محترمہ حنیفہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ عزیزہ مسرت نذیر صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب 170/10R ضلع خانیوال عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں مگر افاقہ نہیں ہو رہا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

○ محترمہ شمیم سرور صاحبہ دارالعلوم غربی ربوہ لکھتی ہیں۔

اسیران راہ مولا کے لئے جماعت احمدیہ نے دعاؤں کا حق ادا کر دیا اب وہ بفضل تعالیٰ اپنے اپنے گھروں میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ خوشیوں میں مشغول ہیں۔ اب بھی میں بلاناغہ ان کے لئے دعا کرتی ہوں مگر دعا کے الفاظ بدل گئے ہیں۔ اب سجدات شکر بجالانے چاہئیں۔ میں تمام احباب جماعت سے یہی توقع رکھتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ اسیران راہ مولا کو اب بھی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب کنری پاک سندھ مورخہ ۳-۷-۹۴ کو بمقتضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بفضل تعالیٰ موصی تھے آپ کی نماز جنازہ ۴-۷-۹۴ بروز پیر بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور بعد تدفین مکرم عبدالرحمان سیفی صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ مائنز ٹریننگ سنٹر برائے مائنز سپروائزرز کٹاس چوا سیدن شاہ ضلع چکوال نے تین سالہ کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ مطبوعہ فارم پر ہر لحاظ سے مکمل درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۵-۷-۹۴ مقرر ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ داخلہ فارم بعوض =/۴۵ روپے مندرجہ ذیل ایڈریسز سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ چیف انسپکٹر آف مائنز ۱۵۳ شاہ جمال کالونی لاہور

۲۔ پرنسپل مائن سروے انسٹی ٹیوٹ کھڑوال ضلع میانوالی

۳۔ انسپکٹر آف مائنز ۱۱۲ اے سٹیڈیم روڈ سرگودھا

۴۔ انسپکٹر آف مائنز ایف ۱۰۴۰ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

۵۔ جونیئر انسپکٹر آف مائنز ماڈل ٹاؤن ڈیرہ غازی خان

○ کالج آف کیمونٹی میڈیسن محکمہ صحت حکومت پنجاب' ۶۔ عبدالرحمان چغتائی روڈ (برڈوڈ روڈ) لاہور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے :۔

۱۔ سینٹری انسپکٹر۔ ایک سالہ کورس۔ اہلیت میٹرک سائنس۔ فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰% نمبر ہوں۔

۲۔ لیبارٹری ٹیکنیشن۔ ڈیڑھ سالہ کورس۔ اہلیت میٹرک سائنس۔ فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰% نمبر ہوں۔

۳۔ ڈینٹل ہائی جی نیٹ۔ دو سالہ کورس اہلیت میٹرک سائنس۔ فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰% نمبر ہوں۔

۴۔ ڈائی ٹیشن۔ ایک سالہ کورس۔ ایف ایس سی (پری میڈیکل)

درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۴۔ اگست ۱۹۹۴ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲۷-۶-۹۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۴

ساتھ خدمت کا موقع ملا۔ آپ آخر وقت تک اپنے فرائض کو نہایت ہی خوش دلی' عزم و ہمت اور جانفشانی سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے اپنی طبیعت کی خرابی کے باوجود بھی دفتری کاموں کو شوق سے جاری رکھا۔

آپ کا ایک وصف یہ بھی تھا کہ ہر ایک کے ساتھ نہایت ہی زندہ دلی اور خوش خلقی سے پیش آتے تھے۔ آپ نے تقریباً ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ چھوڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی بخشش فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہم ہیں ممبران عاملہ و کارکنان
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

خبریں

ربوہ : 10- جولائی-1994ء
گرمی کا سلسلہ جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم بحریہ کو مضبوط ترین قوت بنا دیں گے۔ انہوں نے کہ حکومت اس دفاعی شعبے کو بہت اہمیت دیتی ہے۔ ہم بحریہ کو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے جہاز' آبدوزیں' اور لڑاکا طیارے حاصل کئے جا رہے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجی کا حصول بھی جاری رکھا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم کسی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتے۔ تاہم ملکی سلامتی' خود مختاری' آزادی اور دفاع کے لئے بھرپور جدوجہد کرتے رہیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اندرونی و بیرونی خطرات سے نمٹنے کے لئے پوری قوم فوج کے ساتھ کھڑی ہے۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ مذہب کے نام پر افراتفری پھیلانے والوں سے سختی سے نمٹا جائے گا۔ یا یہ رہیں گے یا حکومت۔ توہین رسالتؐ کے قانون میں ترمیم کا بہانہ بنا کر ہنگامہ آرائی پر اب تک حکومت نے بہت نرمی سے کام لیا ہے بار بار وضاحت کی گئی کہ قانون میں کوئی ترمیم نہیں کی جا رہی۔ پھر بھی ہنگامہ آرائی جاری ہے۔ یہ سیاست نہیں تو کیا ہے۔ ہم نے عقل و دانش کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا ان مٹھی بھر لوگوں کی موجودگی میں ہم نئے شب و روز لا سکیں گے۔

○ وفاقی وزیر قانون انصاف و پارلیمانی امور سید اقبال حیدر نے کہا ہے کہ انہوں نے توہین رسالتؐ بل میں ترمیم سے متعلق کوئی بیان نہیں دیا۔ یہ مجھ پر تہمت لگائی جا رہی ہے۔ نبی آخر الزماںؐ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے ساتھ نرمی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ علمائے حق کوئی بھی حتمی رائے قائم کرنے سے پہلے حالات و واقعات کی تحقیقات کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تہمت کی بھی سرزنش موجود ہے۔

○ پنجاب کے مختلف شہروں میں توہین رسالتؐ کے قانون میں مجوزہ ترمیم کے خلاف احتجاج جاری رہا۔ متحدہ علماء کونسل کے ترجمان نے کہا ہے کہ گستاخ رسولؐ کی سزا میں تخفیف کی ذمہ دار کابینہ کے خلاف توہین رسالتؐ کا مقدمہ درج کیا جائے۔ ترجمان نے کہا کہ ترمیم کا مسئلہ سیاسی نہیں دینی غیرت کا ہے۔

○ آل پارٹیز سنی کانفرنس کے اجلاس میں ۱۷ دینی جماعتوں پر مشتمل ایک ۵۱ رکنی ناموس رسالت کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ اس کمیٹی کے کنوینر صاحبزادہ فضل کریم نے کہا ہے کہ وزیر اعظم پارلیمنٹ میں واضح کریں یا ریڈیو اور ٹی وی پر دوٹوک الفاظ میں پالیسی کا اعلان کریں اور عوام کو اعتماد میں لیا جائے آل پارٹیز سنی کانفرنس کے اجلاس میں حکومتی وضاحتوں پر عدم اطمینان کیا گیا اور لاؤڈ سپیکر پر پابندی کو بھی مسترد کر دیا گیا۔

○ شمالی کوریا کے صدر کم ال سنگ جن کی عمر ۸۲ سال تھی۔ دل کے دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ آنجہانی کم ال سنگ سترہ روز بعد تاریخی سربراہ کانفرنس میں شرکت کرنے والے تھے۔ شمالی کوریا کے صدر کی وفات کے فوراً بعد جنوبی کوریا کی تینوں افواج کو چوکس کر دیا گیا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ان کی وفات سے ایٹمی تنازعہ کے حل کی کوششوں اور مصالحتی عمل کو شدید دھچکا لگا ہے۔ کم ال سنگ کی وفات پر ان کے صاحبزادے ۵۲ سالہ کم جونگ ال نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔

○ بھارتی پنجاب کا ہندو گورنر' خاندان سمیت طیارے کے حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ طیارے میں سوار ۱۳۔ افراد میں سے کوئی زندہ نہیں بچا۔

○ جونیجو لیگ کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا کوئی امکان نہیں۔ ایسی خبریں مخصوص عناصر اپنے مذموم عزائم پورا کرنے کے لئے پھیلا رہے ہیں۔

○ گوجرانوالہ کے کیسرا بازار میں برتنوں کی دوکان میں بم دھماکہ سے سارا بازار لرز اٹھا۔ اس دھماکے میں ۶ آدمی زخمی ہو گئے۔ ملزم زخمی محمد اقبال کو دوکانداروں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا لیکن پولیس نے اسے بعد میں چھوڑ دیا دوکانداروں نے مطالبہ کیا ہے کہ ملزم کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

○ وفاقی وزیر قانون انصاف و پارلیمانی امور سید اقبال حیدر کی طرف سے توہین رسالتؐ بل میں ترمیم کے حوالے سے شائع ہونے والی خبر سے پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کرنے کے لئے وفاقی کابینہ کا اجلاس جلد منعقد ہو گا۔ جس میں سارے مسئلہ کا از سرنو جائزہ لیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے میں وزیر اعظم قوم سے خطاب بھی کریں گی۔

○ تخفیف اسلحہ کے ادارے کے ڈائریکٹر جان بالم نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاک بھارت ایٹمی منصوبوں کو کیپ کرنے کے مقاصد حاصل کر لئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دونوں ملکوں نے ایٹمی ہتھیار نہ بنانے کے عالمی معاہدے پر دستخط کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔

○ جماعت اسلامی کے سربراہ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ فرانس اور برطانیہ کے دستے قیام امن کے نام پر سربوں کی مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بوسنیا کے مسلمانوں نے "جہاد فی سبیل اللہ" کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے حاکم علی زرداری اور فیصل صالح حیات کو ریفرنسوں سے بری کر دیا ہے۔ حاکم علی زرداری پر پاکستان ٹیٹ آئل اور محکمہ سیاحت سے لاہور سے راولپنڈی کے درمیان ٹورسٹ ولیج بنانے کے لئے لاکھوں روپے لینے کا الزام تھا جبکہ فیصل صالح حیات کے خلاف شاہ جیونہ مزار پر پیپلز ورکس پروگرام کی رقم خرچ کرنے اور شاہ جیونہ ٹیکسٹائل ملز کے لئے قرضہ منظور کرانے کے الزام میں دو ریفرنس دائر کئے گئے تھے۔

○ حقوق انسانی کی بین الاقوامی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ بھارت کی ہر ریاست میں تشدد کا سلسلہ جاری ہے یورپ میں صورت حال حوصلہ افزا نہیں اور چین میں بھی سینکڑوں حکومت مخالفین جیلوں میں ہیں۔

○ حکومت نے نجی شعبہ میں مزید ۲ بینکوں کو کاروبار کی اجازت دے دی ہے۔ ایک بینک کے لئے برطانوی اور دوسرے کے لئے پاکستانی بینکار ایک ارب روپے کی سرمایہ کاری کریں گے۔ جبکہ غیر ملکی زندگی کا بیمہ کرنے والی ایک کمپنی نے بھی حکومت پاکستان سے ملک میں کاروبار کرنے کے لئے اجازت طلب کی ہے۔

○ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق عدن پر شمالی یمن کا قبضہ مکمل ہو گیا ہے۔ اور جنوبی یمن کی قیادت ملک سے فرار ہو گئی ہے۔ فرار ہونے والوں میں جنوبی یمن کے صدر علی سالم' نائب صدر' نائب وزیر اعظم اور وزراء شامل ہیں۔ عدن کے گلی کوچوں میں لاشیں بکھری پڑی ہیں۔

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب' دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے
قیمت -/40 روپے
کیور ہومیو ڈراپس (ڈسٹری بیوٹر ربوہ ہومیوپیتھک کمپنی) گولبازار ربوہ
فون: 04524-211283 - 04524-771
فیکس: 04524-212299

GOOD NEWS
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
کال 211274 ہائش 212487
بشارت احمد خان

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
5 . 6 . 7
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں
ملتان میں ہر ماہ کی (25) تا (28) تاریخ کو
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
دکھی مخلوق کی خدمت میں معروف
ہومیوپیتھی نے
مشترکہ ایک ہی نام
پُر اُمید واحد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
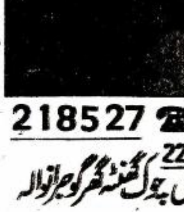
اقصیٰ چوک ربوہ
فون 212355
218527
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔